102882-زنا کرنے کے بعد خفیہ شادی کرنا

سوال

میں نوجوان ہوں اور ایک لڑکی سے غلط تعلقات قائم کر کے اس کی بکارت زائل کر چکا ہوں، میں کام نہیں کرتا، اور وہ ابھی تک چھوٹی ہے کیا میں خفیہ طور پر اس سے شادی رچا سکتا ہوں حتی کہ میں مسؤلیت اٹھانے کا متحمل ہوسکوں اور وہ بھی اپنے آپ پر مطمئن ہوجائے، اور اپنی عفت محفوظ رکھ سکے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

آپ اور اس عورت پر سچی اور خالص توبہ کرنی واجب ہے، اور وقت گزرنے سے قبل اس کا تدارک کرنا ضروری ہے، کیونکہ آپ ایک فحش کام کے مرتکب ہوئے ہیں، جس کا ارتکاب کرنے والے پر اللہ تعالی نے دنیا میں حد قائم کی ہے، اور اس فعل پر آخرت میں عذاب دینے کی وعید سنائی ہے۔

آپ دونوں کی سچی اور خالص توبہ اسی وقت ہوگی جب اس میں درج ذیل شروط پائی جائیں :

اخلاص.

ندامت.

اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم.

اور پھر آپ کی یہ توبہ اس وقت ہونی چاہیے جس میں اللہ تعالی بندے کی توبہ قبول کرتا ہے، کیونکہ روح قبض ہونے سے قبل موت کا غرغرہ شروع ہوجائے تو اللہ توبہ قبول نہیں کرتا، اور نہ ہی مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے کے بعد توبہ قبول ہوگی.

مزید آپ سوال نمبر (13990) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

آپ کا اس لڑکی سے شادی کرنے کے متعلق سوال کا جواب یہ ہے کہ :

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ لڑکی آپ کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کہ آپ دونوں اپنی اس معصیت و نافرمانی سے توبہ نہیں کر لیتے، اور اگر توبہ کرنے سے قبل آپ اس سے نکاح کر بھی لیں تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس لیے علماء کرام کا صحیح قول یہ ہے کہ : زانی عورت سے اس کی توبہ کے بعد ہی شادی کرنی جائز ہے" انتہی.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (141/32).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک آدمی نے کنواری عورت سے زنا کیا اور اب اس سے شادی کرنا چاہتا ہے، کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"اگر واقع ایسا ہی ہے جو بیان ہوا ہے تو پھر ہر ایک کو اللہ کے ہاں توبہ کرنی چاہیئے اور وہ اس جرم کو فوراً ترک کر دیں اور اپنے اس فحش کام پر نادم بھی ہوں، اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کریں، اور اس کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ کثرت سے کریں، امید ہے اللہ تعالی توبہ قبول کرتے ہوئے ان برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں بناتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالی نے حرام کیا ہے وہ بجز حق کے اسے قتل نہیں کرتے، اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائیگا}.

.{اسے قیامت کے روز دوہرا عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہیگا}.

{سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے

اور جو کوئی توبہ کرنے کے بعد نیک عمل کرے تو اس نے (حقیقتاً) اللہ کی طرف (سچی) توبہ کر لی} الفرقان (68–70). انتہی

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (247/3).

مزید آپ سوال نمبر (85335) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوم :

رہا آپ کا اس عورت سے خفیہ شادی کرنے کا مسئلہ تو اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ اگر تو یہ شادی اس کے ولی کی موافقت اور دو گواہوں کی موجودگی میں ہو اور آپ نے اس کو مشہور نہ کرنے کا مشورہ کیا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن افضل یہی ہے کہ نکاح اعلانیہ طور پر کیا جائے.

لیکن اگر یہ شادی عورت کے گھر والوں کی لاعلمی اور عدم موافقت میں ہو تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا.

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولی کے بغیر شادی کرنے سے منع فرمایا ہے :

ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"

سنن ترمذی حدیث نمبر(1101) سنن ابوداود حدیث نمبر(2085) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر(1102) ترمذی نے اسے حسن کہا ہے، سنن ابوداود حدیث نمبر(2083) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(1879) اس کی راوی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل(1840) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

آپ اپنے گھر اور خاندان والوں کی لاعلمی میں اس عورت سے شادی کر سکتے ہیں، کیونکہ آپ کے لیے اس کی شرط نہیں لیکن افضل اور بہتر یہی ہے کہ آپ ان کی موافقت حاصل کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو سچی اور پکی توبہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور دنیا و آخرت میں آپ کی ستر پوشی کرے.

واللہ اعلم.